© rasailojaraid.com

روزے میں کیفیات نفس

جو شخص روزے کی تمام شرائط پوری کرتا ہے' غور کیجیے کہ اس کے نفس میں کس قسم کی کیفیات ابھرتی ہیں:

۱- اس کو خداوند عالم کی ہستی کا' اس کے عالم الغیب ہونے کا' اس کے قادر مطلق ہونے کا' اور اس کے سامنے اپنے محکوم اور جواب دہ ہونے کا کامل یقین ہے اور اس پوری مدت میں' جب کہ وہ روزے سے رہا ہے' اس کے یقین میں ذرا تزلزل نہیں آیا۔

۲- اس کو آخرت پر' اس کے حساب کتاب پر اور اس کی جزا اور سزا پر پورا یقین ہے اور یہ یقین بھی کم از کم ان ۱۲' ۱۴ گھنٹوں میں برابر غیر متزلزل رہا ہے' جب کہ وہ اپنے روزے کی شرائط پر قائم رہا۔

۳- اس کے اندر خود اپنے فرض کا احساس ہے۔ وہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے' وہ اپنی نیت کا خود محتسب ہے' اپنے دل کے حال پر خود نگرانی کرتا ہے۔ خارج میں قانون شکنی یا گناہ کا صدور ہونے سے پہلے جب نفس کی اندرونی تہوں میں اس کی خواہش پیدا ہوتی ہے' اسی وقت وہ اپنی قوت ارادی سے اس کا استیصال کر دیتا ہے' اس کے معنی یہ ہیں کہ پابندی قانون کے لیے خارج میں کسی دباؤ کا وہ محتاج نہیں ہے۔

۴- مادیت اور اخلاق و روحانیت کے درمیان انتخاب کا جب اسے موقع دیا گیا تو اس نے اخلاق و روحانیت کا انتخاب کیا۔ دنیا اور آخرت کے درمیان ترجیح کا سوال جب اس کے سامنے آیا تو اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ اس کے اندر اتنی طاقت تھی کہ اخلاقی فائدے کی خاطر مادی نقصان و تکلیف کو اس نے گوارا کیا' اور آخرت کے نفع کی خاطر دنیوی مضرت کو قبول کر لیا۔

۵- وہ اپنے آپ کو اس معاملے میں آزاد نہیں سمجھتا کہ اپنی سہولت دیکھ کر اچھے موسم' مناسب وقت اور فرصت کے زمانے میں روزہ رکھے' بلکہ جو وقت قانون میں مقرر کر دیا گیا ہے اسی وقت روزہ رکھنے پر وہ اپنے آپ کو مجبور سمجھتا ہے' خواہ موسم کیسا ہی سخت ہو' حالات کیسے ہی ناسازگار ہوں اور اس کی ذاتی مصلحتوں کے لحاظ سے اس وقت روزہ رکھنا کتنا ہی نقصان دہ ہو۔

۶۔ اس میں صبر' استقامت' تحمل' یکسوئی' توکل اور دنیوی ترغیبات و تحریصات کے مقابلے کی طاقت کم

© rasailojaraid.com

از کم اس حد تک موجود ہے کہ رضائے الٰہی کے بلند نصب العین کی خاطر وہ ایک ایسا کام کرتا ہے جس کا نتیجہ مرنے کے بعد دوسری زندگی پر ملتوی کیا گیا ہے۔ اس کام کے دوران میں وہ رضاکارانہ اپنی خواہشات نفس کو روکتا ہے۔ سخت گرمی کی حالت میں پیاس سے حلق چٹخا جا رہا ہے' برفاب سامنے موجود ہے' آسانی سے پی سکتا ہے' مگر نہیں پیتا۔ بھوک کے مارے جان پر بن رہی ہے' کھانا حاضر ہے' چاہے تو کھا سکتا ہے' مگر نہیں کھاتا۔ جوان میاں بیوی ہیں' خواہش نفس زور کرتی ہے' چاہیں تو اس طرح قضائے شہوت کر سکتے ہیں کہ کسی کو پتا نہ چلے' مگر نہیں کرتے۔ ممکن الحصول فائدوں سے یہ صرف نظر' اور ممکن الاحتراز نقصانات کی یہ پذیرائی اور خود اپنے منتخب کیے ہوئے طریق حق پر ثابت قدمی کسی ایسے نفع کی امید پر نہیں ہے جو اس دنیا کی زندگی میں حاصل ہونے والا ہو بلکہ ایسے مقصد کے لیے ہے جس کے متعلق پہلے ہی نوٹس دے دیا گیا ہے کہ قیامت سے پہلے اس کے حاصل ہونے کی امید ہی نہ رکھو۔

یہ کیفیات ہیں جو پہلے روزے کا ارادہ کرتے ہی انسان کے نفس میں ابھرنی شروع ہوتی ہیں۔ جب وہ عملاً روزہ رکھتا ہے تو یہ بالفعل ایک طاقت بن جاتی ہیں۔ جب ۳۰ دن تک مسلسل وہ اسی فعل کی تکرار کرتا ہے تو یہ طاقت راسخ ہوتی چلی جاتی ہے اور بالغ ہونے کے بعد سے مرتے دم تک تمام عمر ایسے ہی ۳۰'۳۰ روزے ہر سال رکھنے سے وہ آدمی کی جبلت میں پیوست ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے نہیں ہے کہ یہ صفات صرف روزے ہی رکھنے میں اور صرف رمضان ہی کے مہینے میں کام آئیں' بلکہ اس لیے ہے کہ انھی اجزا سے انسان کی سیرت کا خمیر بنے۔ وہ فجور سے یکسر خالی ہو اور اس کی ساری زندگی تقویٰ کے راستے پڑ جائے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس مقصد کے لیے روزے سے بہتر کوئی طریق تربیت ممکن ہے؟ کیا اس کے بجائے اسلامی طرز کی سیرت بنانے کے لیے کوئی دوسرا کورس تجویز کیا جا سکتا ہے؟ (سید ابوالاعلیٰ مودودی' اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر' ص ۸۹-۹۲)۔

اعزہ و احباب کو رمضان کی فرحتوں میں شریک کرنے کے لیے

منشورات کا خوب صورت' بامعنی

رمضان کارڈ

قیمت: ۶ روپے ' ۵۰ روپے کے ۱۰

عید' بقرعید کے علاوہ تہنیت کے دوسرے مواقع ---حج' پیدایش' تیمارداری' ترقی و کامیابی وغیرہ کے لیے ---اور تعزیت کے لیے بھی مسنون دعاؤں سے مزین' خوب صورت کارڈز

منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور-54570 فون:5425356 فیکس: 7832194